سوال

کیا عورت کے لیے شادی سے قبل مانع حمل گولیاں استعمال کرنا جائزہیں کہ کہیں حمل ہوجائے اورپھر شادی ناکام ہونے کی بنا پر طلاق ہوجائے اوروہ بچہ کے ساتھ باقی رہے ؟کیا شب زفاف میں خاوند کوبتانا واجب ہے کہ وہ گولیاں استعمال کرے گی ؟ توکیا اوپر بیان کی گئے کی روشنی میں یہ جائز ہے کہ شادی کے صرف پہلے برس مانع حمل گولیاں استعمال کی جائيں ، احتمال ہے کہ کہیں شادی ناکام نہ ہوجائے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

جب طبی طور پر یہ ثابت ہے کہ مانع حمل گولیاں استعمال کرنے میں عورت کونقصان اورضرر ہوتا ہے تواس بنا پر مانع حمل گولیاں استعمال کرنا جائز نہیں چاہے وہ شادی سے قبل ہوں یا پھر شادی کے بعد ، کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ ضرر سے بچنا چاہیے جوکہ اللہ تعالی نے اپنے اس فرمان میں بیان کیا ہے :

اور تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو

اورایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

اوراپنے ہاتھوں کوہلاکت میں نہ ڈالو ۔

لیکن اگر ایسا ہوسکے کہ کوئی ایسی گولیاں تیار کرلی جائيں جونقصان اورضرر سے خالی ہوں توپھر ہوسکتا ہے ۔

اور رہا مسئلہ منع حمل کا تواس بارہ میں گزارش ہے کہ شادی کے شروع میں یہ گمان کرتے ہوئے کہ کہیں شادی ناکام نہ ہوجائے کسی ایسے وسیلہ سے حمل روکنا جونقصان دہ نہ ہو اس میں بہت سی محذورات پائی جاتی ہیں :

- ہوسکتا ہے کہ یہ بدشگونی اوربدفالی ہے ، اس لیے کہ اس نے ناکامی کی توقع کی ہے ۔

- ہوسکتا ہے اس سے خاوند اوربیوی کے مابین سوء معاشرت پیدا ہو ، اوردونوں طرف سے شر محسوس کیا جائے گا ، کیونکہ یہ تو معروف اورمعلوم ہے کہ نکاح کے مقاصد میں نسل کا ہونا شامل ہے ، اورجب کسی معین سبب کی وجہ سے اس میں تاخیر ہو خاوند اوربیوی کے مابین تعلقات میں کشیدگی پیدا ہونی شروع ہوجاتی ہے ، اورپھر جب خاوند پر یہ انکشاف ہو کہ بیوی کا یہی مقصد ہے تو تعلقات اور زیادہ کشیدہ ہوجاتے ہیں ۔

- عورت کے ہاں حمل ہی ایک ایسی چیز ہے جواس کے خاوند اوراولاد کے لیے محبت ومودت اور رحم دلی کا شعور پیدا کرتی ہے ، توجب حمل کو ہی روک دیا جائے توپھر اس کے برعکس صفات پیدا ہونگی ۔

- فقہاء رحمہم اللہ تعالی نے عزل یا پھر حمل کی نالی بند کروانے میں یہ شرط رکھی ہے کہ اس میں طرفین یعنی خاوند اور بیوی کی رضامندی شامل ہونی چاہیے ، اس لیے کہ دونوں کو بچہ حاصل کرنے کا حق ہے ، اس لیے عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ خاوند کی اجازت و رضامندی کے بغیر مانع حمل ادویات استعمال کرے ۔

-ناکامی کے خوف اورمعاشرے میں کثرت طلاق کواس طریقہ سے ختم نہیں کیا جاسکتا ، بلکہ اس کا علاج تو یہ ہے کہ خاوند کا اختیار صحیح ہو، اوروہ شروط جوشریعت نے خاوند اور بیوی میں رکھی ہیں وہ تلاش کرنی چاہییں اورپھر منگتر کودیکھنے کا موقع دینا چاہیے کیونکہ یہ نکاح کے بعد محبت و مودت کے حصول کا سبب ہے ، اوراس کے علاوہ دوسرے وسائل بھی ۔

ہم اللہ تعالی سے دعاگوہیں کہ وہ ہمارے لیے ہمارے معاملات میں آسانی وھدایت پیدا فرمائے ، اورہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحتیں نازل فرمائے ۔

واللہ اعلم .

الشیخ محمد صالح المنجد

5196